چیچنیا : روس کا قبرستان

خرم مراد

بیسویں صدی کی صلیبی جنگ کے شعلے پھیلتے ہی چلے جا رہے ہیں۔ مغربی میڈیا کی لہروں، فرانس کے اسکولوں، بوسنیا کے شہروں اور الجیریا کے میدانوں کے بعد، اب افسانوی شہرت کی حامل کوہ قاف کی وادی اور پریوں کے دیس، یعنی قفقاز یا کاکیشیا (Caucasus) کے خوبصورت سبزہ زاروں اور کہساروں کی باری ہے، جو مسلمانوں کے خون سے لہولہان ہو رہے ہیں۔ صرف ۱۰ لاکھ کی غالب مسلمان آبادی، اور تقریباً ۱۹ ہزار مربع کلومیٹر کا ننھا منا ملک، چیچنیا اور اس کا دارالحکومت، گروزنی زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ ۶ ہفتے سے، دنیا کی دوسری سوپر پاور کی، یا یوں کہیے کہ اس کی شکست و ریخت کے بعد اس کے وارث ملک روس کی فوجیں، دور مار توپیں، ٹینک اور طیارے ان کے اوپر آگ اور خون سے بھرے راکٹ اور بم برسا رہے ہیں۔ چیچنیا کے پہاڑ جیسے مجاہدوں کی داد دینا پڑتی ہے کہ پھر بھی گروزنی روسی ٹینکوں کا مرگھٹ بن گیا ہے، اور اس کی سڑکوں پر ہر طرف روسی سپاہیوں کی لاشیں بکھری ہوئی ہیں۔ جس ریڈ آرمی کی طاقت کے تصور سے دنیا سہم جاتی تھی، وہ ان مجاہدین کی مزاحمت کے آگے اتنی نااہل، ناکارہ اور کم حوصلہ ثابت ہوگی، یہ اندازہ کس کو ہو سکتا تھا۔

اس میں کیا شبہ ہو سکتا ہے کہ بالآخر روس گروزنی پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو جائے گا--- یہ قبضہ تو اس جیسی طاقت کو ۶ ہفتے نہیں، ۶ گھنٹے میں کر لینا چاہیے تھا۔ ہفت روزہ ٹائم ۲۳ جنوری ۹۵ کا کہنا ہے: "گزشتہ ہفتے سے روسی فوج نے اس طرح جنگ کرنا شروع کی ہے جس طرح ایک شہر کو فتح کرنے کے لیے کرنا چاہیے۔ یعنی پہلے ایک عمارت کو توپوں اور ٹینکوں سے اڑا دینا، لڑنے والوں کا تلاش کر کر کے صفایا کرنا، پھر آگے بڑھنا، یہی معاملہ ایک کے بعد دوسری عمارت کے ساتھ کرنا، اسی طرح، دھماکہ خیز راکٹوں اور شیلوں سے ایک ایک بلاک، (یعنی اس کا ملبہ)، فتح کرتے چلے جانا"۔

اس میں بھی شک نہیں کہ روس کے پاس مقبوضہ چیچنیا میں اتنے میر جعفر موجود ہیں کہ وہ ان کی مدد سے وہاں بظاہر ایک سیاسی ڈھانچہ قائم کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اچین سے لے کر چیچنیا تک اغیار کے تسلط کی سب سے بڑی وجہ ہمیشہ باہمی افتراق و نزاع اور ننگ آدم ننگ دین ننگ وطن میر جعفر اور میر صادق رہے ہیں۔ تین سال قبل چیچنیا کی طرف سے اعلان آزادی کے بعد ہی سے' صدر جعفر دودایف کے خلاف روس اپنے ہم نوا چیچن لیڈروں کو ان کا تختہ الٹنے کے لیے کھڑا کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ ماسکو میں فروغ پذیر چیچن لیڈر' جو اپنے عوام سے کٹ چکے ہیں' اس کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں' مثلاً نام نہاد امن کونسل کے ارسلان خاصلتوف۔ جو سابق سپریم سوویت کے اسپیکر تھے اور عمر افتاخانوف کی سربراہی میں متحدہ کونسل۔ عمر افتاخانوف نے ۱۵ نومبر کو یہ "خوش خبری" بھی سنادی تھی کہ ۲۰ نومبر تک چیچن باغی حکومت ختم ہو جائے گی۔ لیکن افسوس کوئی امید بر نہ آئی۔ جب حزب اختلاف اور رضاکاروں کے ذریعہ جعفر دودایف کے خاتمہ میں کامیابی کے کوئی آثار نظر نہ آئے' تو صدر یلتسن نے ۹ دسمبر کو ہر ممکن قوت سے بغاوت کو کچل دینے کا اعلان کیا۔ اب گروزنی پر قبضہ کے بعد' یہ سارے مہرے ایک متبادل نظام بنانے کے لیے دستیاب ہوں گے' لیکن عوام کی لاشوں پر ایک پائیدار نظام کیسے بنے گا۔

لیکن کیا روس چیچن مسلمانوں اور ان کے جذبہ حریت پر قابو پانے میں بھی کامیاب ہو جائے گا؟ یہ تقریباً ناممکن نظر آتا ہے۔ روس نے ۱۷۰۳ء میں چیچنیا کی سرحد پر پہلی لڑائی کا آغاز کیا۔ دھیمی دھیمی رفتار سے' جنگل صاف کیے' آبادیاں اور گاؤں جلا دیے' قازقوں کو لا کر آباد کیا' قلعے تعمیر کیے' لیکن ۱۲۵ سال بعد' ۱۸۵۹ء میں کہیں جا کر' تحریک جہاد کو شکست دینے میں کامیاب ہوا۔ اس عرصہ میں امام منصور کی تحریک جہاد (۱۷۸۵ء) اور امام شامل (۱۷۹۹ء-۱۸۷۱ء' مدینہ منورہ) نے روسیوں کو ناکوں چنے چبوا دیے۔

صدیوں مسلمان قربانیاں دیتے رہے' روس کے مظالم بھی ہلکے نہ پڑے۔ قفقاز میں' تاتارستان ہوں' یا قفقاز کی دیگر مسلمان ریاستیں' روس قتل و غارت' اور بے گھر کر کے' مسلمانوں کے وجود کو ختم کرنے میں لگا رہا۔ یہاں تک کہ اسٹالن نے ۱۹۴۴ء میں' بشمول چیچن' ۶ مسلمان قوموں کے عورتوں' بچوں' بوڑھوں اور جوانوں کا نام و نشان مٹانے کے لیے' ان کی آبادیوں کا گھیراؤ کیا' ان کو آگ لگائی اور ۶۰ ہزار ویگنوں میں بھر کر تقریباً ۱۰ لاکھ مسلمانوں کو تتر بتر کر دیا۔ پھر اس نے ۲۵ جون ۱۹۴۶ء کو سپریم سوویت کے ایک حکم نامہ کے ذریعہ جمہوریہ چیچنیا کا وجود ہی نقشہ سے مٹا دیا' اگرچہ ۹ جنوری' ۱۹۵۷ء کو کروشچیف کو اسے دوبارہ بحال کرنا پڑا۔ ان کا جرم کیا تھا؟ غداری۔ اس جرم کے